

کے لیے امید سہارا بن سکتی ہے، وہ چیز ہی بچتی نظر نہیں آتی تو ہمارے لیے
 امید کیونکر تکیہ گاہ بن سکتی ہے۔ خواجہ حالی نے بالکل درست فرمایا ہے :
 ”یہ شعر سہل ممتنع ہے“ یعنی اتنا سہل ہے کہ بظاہر معلوم ہو، ایسا کہ
 لینا کچھ مشکل نہیں۔ مگر جب کوئی کہنے بیٹھے تو کہ نہ سکے۔ یقیناً اس زمین
 میں اس سے بہتر شعر نکالنا مشکل ہے۔

جہاں تیرا نقش قدم دیکھتے ہیں	خیاباں خیاباں اِرم دیکھتے ہیں
دل آشفٹگاں خال کُنچ دہن کے	سویدا میں سیرِ عدم دیکھتے ہیں
ترے سروِ قیامت سے اک قدرِ آدم	قیامت کے فتنے کو کم دیکھتے ہیں
تماشا کر، اے محو آئینہ داری	تجھے کس تمنا سے ہم دیکھتے ہیں
سراغِ تلفِ نالہ لے دارِ غِ دل سے	کہ شبِ رُود کا نقش قدم دیکھتے ہیں
بنا کر فقیروں کا ہم بھیس غالب	تماشا سے اہلِ کرم دیکھتے ہیں

۱۔ لغات۔ خیاباں : پھولوں کی کیاری، باغ کی روش، تختہ گل
 فارسی کے کسی لفظ کی تکرار کثرت کے معنی دیتی ہے، یعنی خیایان خیابان کے
 معنی ہیں، بکثرت تختہ ہائے گل۔

اِرم : ایک قدم شہر کا نام، جو شداد سے منسوب تھا اور وہیں اس کا شہرہ
 آفاق باغ بتایا جاتا تھا۔ اب یہ لفظ مطلق بہشت کے معنی میں مستعمل ہے۔

شرح : اے محبوب! جہاں کہیں ہم تیرے پاؤں کے نقش دیکھتے ہیں،
 ہمیں ایسا نظر آتا ہے کہ ہر طرف بہشت کی کیاریاں پھیلی ہوئی ہیں، جن میں کثرت